23مارچ "مسلمان" کے طور پر اپنی شناخت کرانے کا دن

تنقیحات

مدیر ایقاظ

23 مارچ پر ہمارے سوشل میڈیا فورمز پہ دی جانے والی ایک تحریر۔ ایک سوال جو 23 مارچ کو خصوصی طور پر اٹھانا بنتا ہے۔ لبرل ڈسکورس کے ساتھ ایک مکالمہ:

14 اگست کی بات اور ہے۔ وہ آزادی تو آپ کو معلوم ہے ایک دن کے فرق کے ساتھ بھارت بھی مناتا ہے۔ اور ویسا ایک دن تو تقریباً تیسری دنیا کے ہر ملک میں منایا جاتا ہے۔

مگر 23 مارچ کا واحد مطلب "مسلمان" کے طور پر جہان میں اپنی شناخت کرانا ہے۔ "دین" کی بنیاد پر ہندو سے اپنے راستے الگ کر لینا۔

دنیا میں اپنا وجہِ امتیاز: "مسلمان" ہونا!

باقاعدہ اس بات کو ملک مانگنے کی ایک بنیاد بنانا کہ ہم "مسلمان" ہیں اور اس بنیاد پر ہم ہندو سے ہمیشہ کے لیے جدا ہو جانا چاہتے ہیں۔

"وطن" کی بنیاد "مذہب" کے فرق کو بنانا۔

حالانکہ اور بھی تو آپ کی پہچان کے بے شمار حوالے ہو سکتے ہیں۔ نہیں۔ صرف "مسلمان" ہونا جو آپ کو قوموں کے مابین اصل پہچان دیتا ہے۔

اور ماشاءاللہ آج سب یہ دن منا رہے تھے!

میں دعوے سے کہتا ہوں یہ لبرل ڈسکورس اگر یونہی بڑھتا رہنے کے لیے چھوڑ دیا گیا

(خدانخواستہ) تو ایک دن آپ کو یہ 23 مارچ کا جشن منسوخ کر دینا پڑے گا (اقبال ڈے کی طرح!)۔ '23 مارچ' کی تاویل میں تم جو مرضی کہہ لو، "مسلمان" ہر حال میں تمہارا پیچھا کرے گا۔ "مسلمان" کو کسی اور قومی تہوار سے تم 'منہا' کر بھی دو، "مسلمان" کو "23 مارچ" سے آخر تم نکال کیسے سکتے ہو؟ تم اس کی ایک سے ایک توجیہ کرنے کی کوشش کرو گے لیکن تمہارا ہر جواب جو '23 مارچ' کی تفسیر میں آئے گا کسی دوسری جہت سے تمہارے اس لبرل عقیدے کا توڑ ہی کرے گا.. تاوقتیکہ تم 23 مارچ کو 'دین پسندوں' کا تہوار مان کر اس سے لاتعلق نہ ہو جاؤ!!! آیئے ہم آپ کو بتاتے ہیں، کیسے؟

تم یہی کہہ لو گے ناں کہ 'ہندو اور مسلمان' کا الگ الگ ہو جانا ارے یہ وہ نہیں جو مُلا کے ذہن میں آتا ہے، یہ تو محض کچھ معاشی جہتوں سے تھا۔ یا تم میں سے وہ لوگ جو یہاں ہمیں کچھ زیادہ چھوٹ دے جاتے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ مسلمان کا ہندو سے الگ تھلگ ایک قوم ہونا محض ایک 'رہن سہن' (ثقافت) کے فرق کی بنیاد پر تھا جو آخر ایک الگ ملک کا متقاضی ہوا نہ کہ کسی توحید و شرک کے فرق یا رسالت و شرع محمدی کے اقرار و انکار کی بنیاد پر (توحید اور رسالت ملتِ اسلام اور ملتِ کفر کے مابین فصیلیں اٹھا دینے والا اصل خطِ امتیاز)۔

تو پھر تمہارے دو گروہ ہو گئے:

1. ایک جو اس کو ہندو و مسلمان کے مابین صرف رہن سہن (ثقافت) کے فرق کے طور پر قبول کرتا ہے نہ کہ عقیدوں کے فرق کی بنیاد پر۔

2. اور دوسرا جو ہندو و مسلمان کے مابین 'رہن سہن' کے فرق کو ان کے مابین تفریق کرا دینے والی چیز ماننے کا بھی روادار نہیں۔ (یہ مان لیا تو گویا اسلام پسندوں کے کیس کا اچھا خاصا حصہ مان لیا!) لیکن چونکہ 'پاکستان' کا ٹھیکیدار بھی رہنا ہے بلکہ دینداروں کی اس "پاکستان" سے چھٹی کرانی ہے جس کا ایک بڑا دن 23 مارچ ہے جس کا 'اقبال ڈے' والا حشر

کرنا کوئی آسان نہیں (’23 مارچ‘ جو مسلمان اور ہندو کے مابین ”ملکوں“ کی فصیل بہر حال کھڑی کراتا ہے)... لہٰذا اِس فریق کا پرہیزی کھانا (’مذہب کی بنیاد پر تفریق‘ کے حوالے سے) اس قدر ہے کہ اس تفریق کو صرف ’معاشی‘ جہتوں سے لیا جائے، ’معاشی‘ جہتوں کے سوا کوئی جذبہ 23 مارچ 1940 کو اقبال پارک لاہور میں برعظیم ہند سے اُمڈ آنے والے انسانوں کے اندر اِن ’بیناؤں‘ کے خیال میں نہیں بول رہا تھا!

*****

پہلے، پہلے فریق کو لے لیتے ہیں جس کا کہنا ہے: ہندو و مسلم کے مابین یہ کوئی عقیدوں، ملتوں اور شریعتوں کا فرق نہ تھا بلکہ اس فرق کا معاملہ ’رہن سہن‘ (ثقافت) کی حد تک تھا جسے یار لوگوں نے باقاعدہ ادیان کا فرق بنا ڈالا!

ٹھیک ہے ہم آپ ہی کی بات کو لے لیتے ہیں۔ توپوں کی اِس گھن گرج میں ”23 مارچ“ کا کیس تو بہر حال آپ نے مانا جب ہند کا بٹوارہ کر دینے کا ”مسلمان“ اور ”ہندو“ ہونے کی بنیاد پر باقاعدہ مطالبہ کیا گیا۔ بس اس کی تفسیر آپ کے ہاں ”رہن سہن“ ہے۔ اس کا مطلب ہے:

1. ”مسلمان“ اور ”ہندو“ کے مابین ”رہن سہن“ (ثقافت) کا فرق کوئی عام سا فرق بہر حال نہیں۔ آپ نے بھی مانا، یہ بجا طور پر اتنا بڑا فرق ہے کہ اس کی بنیاد پر دو قومیں ایک دوسرے سے الگ ہو جایا کریں اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنے راستے جدا کر لیں۔ یہ تو آپ کو معلوم ہے ملک الگ ہو جانے کی نوبت آنا کوئی معمولی بات نہیں۔ یہ کوئی ایسا عام سا فرق ہوتا تو دونوں کے پرسنل لاء الگ الگ بنا کر گزارہ ہو جاتا۔ آخر کیا مسئلہ ہے مسلمان عید کی چھٹی کر لیں، ہندو دیوالی کی۔ مسلمان کے نکاح، طلاق اور وراثت کے قوانین اور ہوں ہندو کے اور۔ مسلمان عبادت کے لیے مسجد میں جائے، ہندو مندر میں۔ اب بھی، کیا دونوں ملکوں میں ایسا ہو نہیں رہا؟ <u>**ہم پوچھتے ہیں وہ ”رہن سہن“ آخر ہے کیا جو ایک ساجھے ملک**</u>

میں رہ کر برقرار نہیں رہ سکتا؟ مسلمان اور ہندو کے مابین رہن سہن کا فرق۔ ہوگا۔ مگر آپ توماشاء اللہ ہمارے ساتھ یہ ماننے لگے کہ یہ ایک اتنا بڑا فرق ہے کہ دونوں فریق اس بنیاد پر اپنا اپنا ملک الگ کرلیں؟ ظاہر ہے، یہ وہ عام سا رہن سہن نہیں جو کسی بھی کمیونٹی کو کسی بھی ملک میں حاصل ہوتا ہے۔ **وہ عام معنیٰ کا "رہن سہن" تو ان دونوں قوموں کا دونوں ملکوں میں اکٹھا اب بھی چل رہا ہے:** ہندوؤں کا رہن سہن پاکستان میں آج بھی ویسے کا ویسا ہے اور مسلمانوں کا رہن سہن بھارت میں آج بھی جوں کا توں۔ **تو پھر کیا یہ (عمومی معنیٰ میں رہن سہن کا فرق) کوئی ایسی بات تھی جو مسلمان دلی، کلکتہ اور لکھنؤ میں قائم نہیں رکھ سکتے تھے اور ہندو لاہور، حسن ابدال اور میانوالی میں قائم نہیں رکھ سکتے تھے؟** رہن سہن، یار! آپ ملک الگ کرنے چلے! اس کے لیے چلیے 'آزادیاں' مانگ لیں (یہ 'رہن سہن' کی آزادیاں دونوں ملکوں کے دستور میں درج بھی ہیں)۔ **کیا اس کے لیے باقاعدہ "ملک" مانگ لیے جاتے ہیں؟!** اب یہ جو '23 مارچ' آپ نے پورے قومی جوش وخروش کے ساتھ منایا، جبکہ آپ کو معلوم ہے 23 مارچ 1940 کو لاہور میں کوئی فیشن شو یا کوئی میلہ مویشیاں نہیں ہوا تھا جس کی یاد میں آپ یہ خصوصی دن منا کر آرہے ہیں، بلکہ یہ "ایک ملک کو دو ملک" کر دینے کی ایک پُرجوش قرارداد تھی جس کی یاد آپ نے (بے سوچے یا شاید ازراہِ منافقت) دھوم دھام سے منائی۔ اسے منا کر "ایک ملک کو دو ملک" کر دینے کے اُس کیس کو آپ نے تسلیم کیا۔ اور یہ "ایک ملک کو دو ملک" کر دینے کی بنیاد تھی: ہندو اور مسلمان کا فرق۔ آپ نے کہا: رہن سہن کی حد تک۔ ہم نے کہا: 'رہن سہن' کا ایک تو وہ (سیکولر) معنیٰ ہے جو آج بھی ہندوؤں کو پاکستان میں حاصل ہے[i] (اپنے مذہب کے مطابق 'پرسنل لائف' گزارنے کی آزادی) اور جو آج بھی مسلمانوں کو بھارت میں حاصل ہے۔ یہ 'رہن سہن' کا فرق اگر اس (سیکولر) معنیٰ میں ہے.. تو آپ یہ گتھی ہمیں سلجھا دیجئے کہ ملک ایک ہونے کی صورت میں اس ('رہن سہن') کو فرق کیا پڑتا اور ملکوں کا بٹوارہ ہو جانے کی صورت میں

اس کے ہاتھ کیا آتا؟ ہاں اگر 'رہن سہن' کا کوئی اور معنیٰ ہے اور وہ اس عمومی معنیٰ سے بڑھ کر ہے جو ہندو کو پاکستان میں حاصل ہے اور مسلمان کو بھارت میں حاصل ہے، اور جس کے لیے لازماً برصغیر کے دو ٹکڑے ہی ہو جانے چاہئیں تھے، **اور جو کہ مسلمان اور ہندو کی مشترکہ قومی زندگی کے اندر ممکن الحصول ہی نہیں تھا** ('23 مارچ' کا واضح مدلول)... تو پھر باقی سب تعبیر کا فرق ہے، باعتبارِ مضمون آج آپ نے ہمارے ''اسلامی پاکستان'' ہی کا جشن منایا ہے، جس پر حق بنتا ہے کہ ہم آپ کو مبارکباد پیش کریں، الا یہ کہ آپ نے ''ہندو و مسلم کے مابین ملک کے بٹوارے'' کی قرارداد کا یہ جشن بے سوچے سمجھے منایا ہو یا ازراہِ نفاق ''مسلمانوں'' کے ایک الگ ملک کے آئیڈیا پر خوشی سے بے حال ہو ہو دکھاتے رہے ہوں۔

2. ایسا کہہ کر آپ نے یہ بھی مانا کہ خود اِس ملک کی بنیاد ہی ہندو سے الگ رہن سہن رکھنا ہے۔ **لہٰذا ہندو کے ساتھ اس رہن سہن کے فرق کو زندہ اور نمایاں کرنا اس ملک کے بنیادی ترین مقاصد میں سے ایک ہوا۔** اور اِس فرق کو حاشیائی کرنا یا ایسا معمولی سا کر دینا جو ہندوستان میں رہ کر بھی مسلمان رکھ سکتا ہے، اِس ملک کے وجود کو بے معنیٰ کر دینا ہے۔ بتایئے لبرل ڈسکورس میں اس بات کی گنجائش بھی کب ہے؟

*****

اور اب دوسرے فریق کو لے لیتے ہیں جس کا کہنا ہے، یہ محض معاشی مفادات کو محفوظ بنانے کے لیے تھا۔

ہم کہتے ہیں مسلمانوں کے معاشی مفادات کو محفوظ بنانا کوئی غلط بات نہیں۔ ہمارے نزدیک تو ہندو سے مسلمان کی ایک ایک چیز کو بچانا ضروری ہے۔ **لیکن یہ معاشی مفادات آپ 'مذہب' کی بنیاد پر ہی کیوں الگ کر رہے ہیں؟** اصل مسئلہ یہاں پر ہے۔ آپ نتیجے پر تو بے شک پہنچ گئے ہیں لیکن اُس سبب کو جھکائی دے رہے ہیں جس نے سب سے پہلے ان

کو دو الگ الگ جماعتیں بنایا اور پھر ان میں وہ بُعد پیدا کیا کہ دونوں کو ایک دوسرے کے مقابلے پر اپنے اپنے "مفاد" کی فکر کرادی۔ ہم بھی تھوڑی دیر کے لیے کہہ دیتے ہیں، اور ویسے اصولاً بھی اس میں کوئی مانع نہیں کہ: اگر صرف مفادات ہی محفوظ ہو سکتے ہوں تو بھی مسلمان کو ہندو سے الگ ملک دے دیجئے۔ **لیکن آپ تو اُس اصل نقطے کو گول کرانا چاہتے ہیں جس نے 'مفادات' کے اس فرق کو "ہندو اور مسلم" کے سوا کوئی اور عنوان دینا قبول نہ کیا۔** تھوڑا سا غور تو کیجئے۔ ظلم زیادتی انسانوں کی سرشت میں ہے۔ تمیز discrimination کی بنیادیں انسانوں کے مابین بے شمار ہیں۔ اِس ہند کے اندر راجپوت کروڑوں میں ہوں گے۔ جاٹ کروڑوں میں ہوں گے۔ گوجر کروڑوں میں ہوں گے۔ یہاں ہندو بھی آپ کو راجپوت ملیں گے اور مسلمان بھی۔ ہندو بھی جاٹ ملیں گے اور مسلمان بھی۔ ہندو بھی گوجر ملیں گے اور مسلمان بھی۔ پنجابی اور مہاراشٹری میں بہت سا فرق ہو سکتا ہے۔ گجراتی اور آسامی میں پرایا پن کے بے شمار پہلو ہو سکتے ہیں۔ آخر کیا وجہ ہے 'مفادات' کی یہ سوچ ہندو راجپوتوں اور مسلم راجپوتوں کو کبھی ایک نہیں کرتی؟ کیا ایک برادری نہیں؟ ہندو جاٹوں اور مسلم جاٹوں کو ایک نہیں کرتی؟ ہندو اور مسلم پنجابیوں کو مثال کے طور پر ہندو و مسلم مہاراشٹریوں کے مقابلے پر ایک نہیں کرتی۔ ہندو اور مسلم گجراتیوں کو ہندو و مسلم آسامیوں کے مقابلے پر ایک نہیں کرتی؟ شروع سے آخر تک وہ ایک ہی بات آخر یہاں کیوں ہے جو مسلم راجپوت کے مفاد کو ہندو راجپوت کے مفاد کے مقابلے پر لے آتی ہے؟ مسلم جاٹ کو ہندو جاٹ کے مقابلے پر ہی 'مفادات' کی فکر کرواتی ہے؟ مسلم گوجر کا 'مفاد' مسلم پٹھان کے ساتھ تو نتھی کرواتی ہے لیکن ہندو گوجر کے ساتھ اس کے 'مفاد' ہی کا بیر ڈال دیتی ہے۔ دَلِت (نیچ ذات) اور چودھری برادریوں کے مابین مفادات کا ٹکراؤ ہندوستان کی پوری ایک تاریخ رکھتی ہے۔ لیکن یہ تاریخی ٹکراؤ بھی اس نوبت کو نہیں آتا بلکہ اس کا خیال تک پیدا نہیں ہوتا کہ دونوں کے مفادات الگ الگ ملک کا تقاضا کرنے

لگیں۔ پس آپ نے جس بات کی 'نشاندہی' فرمائی وہ اپنی جگہ بجا، لیکن ہمارا تو سوال یہ ہے کہ ہندوستان کے اس جنگل میں جہاں انسانوں کے مابین امتیاز کے بے شمار عنوان ہیں مگر ان میں سے کوئی بھی امتیاز ان کے باہمی مفادات اس حد تک متصادم نہیں ٹھہراتا کہ ان کے مابین 'ملکوں' کا فرق ڈال دینے کو خود آپ بھی جائز کہیں... وہاں ایک فرق ایسا ہے جس نے ان کروڑوں انسانوں کے مابین 'مفادات' کو اس حد تک متصادم اور حسّاس کر دیا ہے کہ خود آپ نے یہ فتویٰ دے ڈالا کہ ان کو ملک الگ الگ کر ہی لینے چاہئیں تھے اور یہ مطالبہ قبول ہونے پر خوشیاں اور شادیانے ہونے چاہئیں! اور اس ایک "جائز فرق" کا نام ہے "ہندو اور مسلمان" جس پر آج سارا دن الحمد للہ آپ جشن مناتے رہے ہیں! **اس کو 'مفادات' کا فرق کہہ کر آپ نے درحقیقت کسی مسئلے کا حل نہیں کیا۔** وہ اصل سوال جوں کا توں ہے۔ آپ کا لبرلزم باقی ہر فرق کو مانتا ہے سوائے اس ایک بات کے جس کا آج آپ جشن مناتے رہے ہیں!

اور اگر کچھ نکتہ ور برصغیر میں "مسلمان اور ہندو" کے اِس فرق کی بابت جو خود ان کے بقول معاشی مفادات کے تصادم سے ملکوں کی علیحدگی تک جا پہنچا، یہ فرمائیں کہ 'مذہب' کا ڈالا ہوا یہ فرق جائز کب ہے، ہماری (لبرلز کی) نظر میں تو یہ افسوس ناک ہے کہ ان کروڑوں انسانوں کے مابین تفریق کے باقی سب عنوان پیچھے چلے گئے اور اس ایک ہی عنوان نے ان کو "دو قومیں" کر دیا۔ نیز یہ کہیں کہ واقعہ تو ایسا ہی ہے کہ 'مذہب' کے فرق نے دونوں کے مابین ایسی دوری ڈال دی کہ دونوں کے 'معاشی مفادات' ایک ساتھ نہ چل سکتے تھے، لہٰذا ہم (لبرل) اس کو ایک واقعے کے طور تو تسلیم کرتے ہیں مگر اصولاً تو 'مذہب' کی اٹھائی ہوئی اِس دوری کو ہم رد ہی کرتے ہیں... تو ہم ان سے کہیں گے کہ پھر یہ آپ کے عقیدے کے خلاف ایک واقعہ ہوا، تم نے سارا دن اس پر بھنگڑے کس بات کے ڈالے؟

ہماری مثال لے لو۔ بنگلہ دیش کے الگ ہونے کو ایک واقعہ کے طور پر تو ظاہر ہے ہم

مانتے ہی ہیں۔ لیکن 'بنگلہ دیش' کی کسی قرارد کے پیش ہونے کے دن ہم جشن نہیں منارہے ہوتے بلکہ ایسا کوئی دن منایا جارہا ہو تو ہمارے زخم ہرے ہو جاتے ہیں۔

میں تم سے عرض کروں، بے شک میڈیا اس وقت تمہارا ہے، بلکہ شاید سب کچھ فی الحال تمہارا ہے... مگر 23 مارچ کے میوزک بجاتے وقت آج سارا دن تم پرائے میلے میں ناچتے رہے ہو، اور وہ ہمارا میلہ تھا، اگرچہ اِس وقت ہمارے ہاتھ میں کچھ نہ بھی ہو۔

تمہارا یہ سارے جشن منانا ہمارے لیے باعث مسرت ہوا۔ **'مذہب' کے اٹھائے ہوئے 'مفادات' کے ایک نزاع** پر تمہاری یہ خوشیاں چاہے دکھاوے کی ہوں اور تمہارا یہ رقص و سرود چاہے کسی نہ کسی حد تک غیر اسلامی ہو، باعتبارِ مضمون ہمارے ایک کیس کو ثابت کرتا ہے۔

فالحمد لله الذی سخَّرَ خصومَنا لقضیتنا

تحریر کا سوشل میڈیا لنک: https://goo.gl/vnkCk6

---

i خود ہماری خواہش ہے لبرل یہاں ہم پر معترض ہوں کہ سیکولر معنٰی کا رہن سہن ہندو کو پاکستان میں مکمل طور کب حاصل ہے جہاں وہ 'اقلیت' قرار دیا جاتا ہے۔ ہم کہتے ہیں یہ تو اس لیے کہ ابھی پاکستان میں تمہاری مکمل چلتی نہیں ہے۔ خدانخواستہ جس دن تمہاری چلنے لگی اُس دن ریاستی معاملات میں ادیان کا یہ فرق ظاہر ہے ختم ہی تو کر دیا جائے گا۔ یہ تو تمہارے اس کیس کے خلاف دلیل ہوئی۔ یعنی ایک سیکولر پاکستان میں دونوں قوموں (ہندو و مسلم) کا معاملہ اگر ویسے ہی ہونا ہے جو ایک متحدہ ہندوستان میں ہوتا تو '23 مارچ' کے بھنگڑے آپ کس خوشی میں ڈالتے ہیں۔ آپ چودہ اگست منائیں، سمجھ آنے والی بات ہے۔ لیکن 23 مارچ؟ لبرل ہو کر، ادیان کی بنیاد پر اوطان!